غلاموں کے لیے

حکمت مشرق و مغرب نے سکھایا ہے مجھے
ایک نکتہ کہ غلاموں کے لیے ہے اکسیر
دین ہو ، فلسفہ ہو، فقر ہو، سلطانی ہو
ہوتے ہیں پختہ عقائد کی بنا پر تعمیر
حرف اُس قوم کا بے سوز، عمل زار و زبوں
ہوگیا پختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر

☆☆☆☆☆☆

اہل مصر سے

خود ابوالہول نے یہ نکتہ سکھایا مجھ کو
وہ ابو الہول کہ ہے صاحب اسرار قدیم
دفعتۃً جس سے بدل جاتی ہے تقدیرِ امم
ہے وہ قوت کہ حریف اس کی نہیں عقلِ حکیم
ہر زمانے میں دگرگوں ہے طبیعت اس کی
کبھی شمشیرِ محمد ﷺ ہے، کبھی چوبِ کلیم!

☆☆☆☆☆☆

اِبلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام

لا کر برہمنوں کو سیاست کے پیچ میں
زُناریوں کو دیرِ کُہن سے نکال دو
وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
رُوحِ محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو
فکرِ عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو
افغانیوں کی غیرتِ دیں کا ہے یہ علاج
مُلّا کو اُن کے کوہ و دمن سے نکال دو
اہلِ حرم سے اُن کی روایات چھین لو
آہو کو مرغزارِ خُتن سے نکال دو
اقبال کے نفس سے ہے لالے کی آگ تیز
ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو

☆☆☆☆☆☆

جمعیت اقوامِ مشرق

پانی بھی مسخّر ہے ہوا بھی ہے مسخّر
کیا ہوگا جو نگاہِ فلکِ پیر بدل جائے

دیکھا ہے ملوکیتِ افرنگ نے جو خواب
ممکن ہے کہ اس خواب کی تعبیر بدل جائے

طہران ہو گر عالمِ مشرق کا جنیوا
شاید کرۂ ارض کی تقدیر بدل جائے

☆☆☆☆☆☆

جُمہوریت

اس راز کو اک مردِ فرنگی نے کیا فاش
ہر چند کہ دانا اسے کھولا نہیں کرتے

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے

☆☆☆☆☆☆

یورپ اور سُوریا

فرنگیوں کو عطا خاکِ سُوریا نے کیا
نبی عفت و غم خواری و کم آزاری

صلہ فرنگ سے آیا ہے سُوریا کے لیے
مے و قمار و ہجومِ زنانِ بازاری

☆☆☆☆☆☆

مسولینی

(اپنے مشرقی اور مغربی حریفوں سے)

کیا زمانے سے نرالا ہے مسولینی کا جرم
بے محل بگڑا ہے معصومانِ یورپ کا مزاج

میں پھٹکتا ہوں تو چھلنی کو برا لگتا ہے کیوں
ہیں سبھی تہذیب کے اوزار تو چھلنی میں چھاج